کیا عاشور کے دن پانی کی قلت کے باوجود غسل کیا تھا؟

<"xml encoding="UTF-8"?>

سوال کا خلاصہ

امام حسین علیه السلام اور آپ کے باوفا جانثاروں نے پانی کے قلّت کے باوجود کیسے عاشور کے دن غسل کیا ؟

سوال

عاشور کے دن وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے سلسله میں تاریخی منابع میں ملتا هے که امام حسین جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز کے قیام سے فارغ هو گئے تو آپ نے لشکر کی ترتیب و تنظیم فرمائی لشکر کو منظم کرنے کے بعد اس طرح ملتا هے که "أمر فضرب له فسطاط ، ثم أمر بمسک فمیث فی جفنة، ثم دخل الحسین فاستعمل النورة و"...اس سے پته چلتا هے که امام نے حکم دیا که خیام برپا کئے جائیں اور کچھ نظافت اور صفائی کے وسائل فراهم کئے جائیں اور انهیں ایک ظرف میں رکھ دیا جائے پھر آپ خیمه میں داخل هوئے اور اپنے بدن کے زائد بالوں کو زائل کرنے کے لئے نوره کا استعمال کیا اس تذکره کے ذیل میں یهاں تک ملتا هے که آپ کے دو صحابی امام علیه السلام کے بعد اس خیمه میں داخل هونے کے لئے ایک دوسرے سے رقابت کر رهے تھے که جلدی خیمه میں داخل هو جائیں (... وقف عبدالرحمن بن عبدربه و بریر بن حضیرالهمدانی علی باب الفسطاط و ازدحما أیهما یطلی بعده ...) چنانچه امامعلیه السلام کے خیمه سے نکلنے کے بعد یه لوگ اس صفائی ستھرائی کے خیمه میں داخل هوتے هیں (فلما فرغ الحسین دخلا (... کچھ لوگ سعه صدر کے ساتھ یه کهتے هیں که امام علیه السلام نے غسل شهادت کیا تھا ، البته واضح سی بات هے که غسل شهادت کا نوره کے استعمال سے کوئی تعلق نهیں هے ۔

اس صفائی اور تنظیف کی علت کو" عبد الرحمن بن عبد به " اور" بریر بن حضیر الهمدانی "کے درمیان هونے والی گفتگو سے سمجھا جا سکتا هے (بریر یهازل عبدالرحمن فقال له: و الله ما هذه بساعة باطل. فقال بریر: و الله إنّ قومی لقد علموا أنی ما احببت الباطل شابا و لا کهلا و لکنی مستبشر بما نحن لاقون، والله ما بیننا و بین

الحورالعين إلا أن يميل هؤلاء علينا بأسيافهم). برير عبد الرحمن کے ساتھ مزاح کر رہ تھے اور اشاروں کنایوں میں چھیڑ چھاڑکر رهے تھے عبد الرحمن نے کها یه چھیڑ چھاڑکا وقت نهیں هے برير نے کها خدا کی قسم میرے قوم و قبیله والے یه بات اچھی طرح جانتے هیں که میں نے کبھی نه اپنی جوانی میں اور نه هی بڑھاپے میں فالتو بات کرنا پسند نهیں کی لیکن ابھی جو مجھے بشارت ملی هے اس پر خوش هوں خدا کی قسم همارا اور بڑی آنکھوں والی سفید پوست جنتی حوروں کا فاصله اتنا هی هے که یه لوگ (عمر سعد کا لشکر) اپنی شمشیروں سے همارے گلوں کو جدا کر دیں ۔

بهر کیف علت جو بهی هو وه خود امام علیه السلام اوران کے اصحاب سے متعلق هے ۔ لیکن وه چیز جهاں سوال اٹھ رها هے وه ان باتوں کے درمیان تناقض کا پایا جانا هے جو امام حسینعلیه السلام کی عزاداری کے مراسم میں خیام امام علیه السلام میں پانی کی قلت کے مسئله کو لیکر سنی جاتیں هیں اور اس کے مقابل میں وه باتیں جو تاریخ میں ذکر هوئی هیں

مذکوره عبارت کو هم نے(ابن الاثیر الجزری متوفی 630 ه،ق) کی الکامل فی التاریخ کی تیسری جلد ص 418 سے نقل کیا هے (چاپ ، بیروت، 1987دار الکتب العلمیه) اس واقعه کو جن دوسرے جن منابع نے نقل کیا هے ان میں سے کچھ یه هیں :

مقتل الحسین اور طبقات ،آثار واقدی کی پانچویں جلد

تاریخ الطبری ، محمد بن جریر الطبری (310- 224 هـ.ق) جلد 5 ص 422-423، چاپ دوم ، قاهره 1967۔ دارالمعارف ،

البدایة والنهایه ، ابن کثیر (774-701 ه ،ق) جلد 11 ، ص 534 چاپ اوال ، دار هجر ۔ 1998

سیره معصومان ، سید محسن امین جبل عاملی ، ترجمه ،علی حجتی کرمانی ، جلد چهارم ، ص 152، وغیره ۔

جو کچھ ابهی تک ذکر هوا اسکی روشنی میں یه پته چلتاهے که پانی کا بحران کم از کم صبح روز عاشور تک تو نهیں تها اور امامعلیه السلام کے پاس کافی مقدار میں پانی کا ذخیره موجود تها تبهی تو امامعلیه السلام نے کم از کم اپنے دو صحابیوں کے ساتھ نظافت و صفائی کے امور انجام دئے ۔ یقینا اگر کوئی ایسی صورت حال هوتی که امامکو اس بات کا احتمال هوتا که پانی کی قلت هو جائے گی جیسا که هم مجالس میں سنتے هیں تو امام علیه السلام پانی کی بچت کرتے تاکه آپ کے بچے تشنگی اور پیا س سے جاں بلب نه هوں ۔

مجالس میں ذکرهو نے والی روایات اور تاریخ میں نقل هوئے مطالب کے درمیان جو تناقض پایا جاتا هے اسے کیسے حل کیا جائے؟

ایک مختصر

امام حسین علیه السلام ، ان کے اهل بیت علیهم السلام اور ا اصحاب کرام کی پیاس سے متعلقه تاریخی روایات کے سلسله میں تحقیق ور جستجو اوران روایات کے جائزه سے جو امام اور ان کے اصحاب کے صبح عاشور غسل کو بیان کرتی هیں یه بات سامنے آتی هے که اس سلسله میں جو چیز تاریخی مسلمات میں سے هے وه ایک تو امام حسین علیه السلام کے کاروان کا محاصره اور پانی سے ممانعت هے اور دوسری امام حسین علیه السلام کی شهادت کے لمحات تک آپ کی پیاس هے ۔

اس کے علاوه جو کچھ اور تاریخی کتابوں میں نقل هوا هے ان تمام نقل هونے والی باتوں میں کوئی ایک بهی مسلم اور قطعی نهیں هے اوریه نقل هونے والی چیزیں قابل اعتماد اسناد کی حامل بهی نهیں هیں

اگر ہم ان روایات کی اسناد میں پائے جانے والی مشکل کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تمام تاریخی منقولات کے ایک ساتھ معنی کرنا چاھیں اور انھیں یکجا جمع کریں تو ھمیں چند نکات کو مد نظر رکھنا ھوگا ۔

1۔ امام علیہ السلام اور آپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شہادت پر یقین تھا اور سب نے خود کو شہادت کے لئے تیار کر رکھا تھا اس امر کو دیکھتے ہوے امام علیہ السلام نے چاھا کہ یہ شہادت ظاھری اور باطنی دونوں صورتوں میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ محقق ھو اور اس کے جزئی سے جزئی پہلو میں بھی پاکیزگی اور تقدس کا عنصر شامل رھے ۔ جیسا کہ ھم جانتے ھیں غسل نہ صرف ظاھری طور پر طھارت اور پاکیزگی کا باعث ھے بلکہ باطنی اور معنوی طھارت کی فضا کو بھی فراھم کرتا ھے اور یہ بات بھی توجہ کے لائق ھے کہ (ھماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دھی میں بھت زیادہ پانی صرف نھیں ھوتا ھے بلکہ بھت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ھے ۔

2۔ پانی کو لیکر دشمن کا محاصرہ اور اسکی جانب سے برتی جانے والی سختی ، گرم ھوا ، ان سب میں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ شدت بڑھتی جا رھی تھی ۔ پس یہ کھا جا سکتا ھے کہ امامعلیہ السلام نے جب غسل کیا ھے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ ھوئے ھیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراھمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافہ ھوا ھوگاتو ظھر کے بعد امام علیہ السلام کے قافلہ کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا ھوگا ۔

3۔ یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ھے کہ وہ پانی جس سے امامعلیہ السلام نے غسل کیا وہ پانی پینے کے قابل نہ ھوگا ۔

ان تمام باتوں کو دیکھتے ھوئے دونوں قسم کی روایتوں کو مانا جا سکتا ھے ۔

تفصیلی جوابات

امام حسین علیہ السلام اور آپ کے جانثار ساتھیوں کی پیاس اور ان پر پانی بند کئے جانے کے سلسلہ میں جو دلائل اور شواھد ھم تک پھونچے ھیں وہ کچھ اسطرح ھیں :

1۔ تقریبا تمام تاریخی منقولات اس بات پر متفق نظر آتے ھیں کہ امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی شہادت سے تین دن قبل آپ پر پانی بند کر دیا گیا ابن زیاد نے عمر سعد کو حکم دیا کہ حسین بن علی علیہ السلام اور پانی کے درمیان حائل ھو جائے اور انھیں پانی لینے کی اجازت نہ دے ، اور عمر سعد نے عمرو بن حجاج کو 500 لوگوں کی ھمراھی میں بندش آب کے ذمہ دار کے طور پر مامور کیا اور یہ بیان ھو اھے کہ یہ بندش آب امام علیہ السلام اور ان کے باوفا ساتھیوں کی شہادت سے تین دن قبل سے تھی ۔ [1]

2۔شیعہ[2] اور اھل سنت [3] دونوں کی تاریخ میں نقل ھونے والے مطالب نیز پیغمبر [4] اور ائمہ معصومین علیھم السلام [5]سے نقل ھونے والی روایتوں اور زیارت ناموں[6] میں بیان شدہ مطالب کی روشنی میں یہ کھا جا سکتا ھے کہ امام حسین علیہ السلام کی تشنہ لبی کے ساتھ شہادت ایک یقینی اور مسلم امر ھے اور تواتر کے ساتھ نقل ھونے والی خبریں اس پر دلالت کر رھی ھیں ۔

3۔ بهت سی روایتوں میں واضح طور پر عاشور کے دن امام علیه السلام اور ان کے اصحاب کی پیاس کوبیان کیا گیا هے ان میں من جمله روایتیں کچھ یوں هیں :

الف: وه روایت جو حضرت علی اکبرعلیه السلام کی پیاس کو جنگ کے دوران بیان کر رهی هے جس میں آپ نے اپنے بابا سے کها : العطش قد قتلنی "بابا پیاس مجھے مارے ڈالتی هے " [7]

ب: وه روایت جو شهادت حضرت عباسعلیه السلام سے قبل آپ کے پانی لانے کے لئے میدان جهاد کی طرف جانے کو بیان کرتی هے ۔ [8]

ج: جناب حر علیه السلام کا کوفیوں سے یه خطاب کرنا که حسینعلیه السلام اور ان کی عورتوں اور بچوں کو تو تم نے فرات کے پانی سے روک دیا هے جبکه یهود و نصاری اور مجوس اس پانی کو پی رهے هیں اور جانور بھی اس سے سیراب هو رهے هیں لیکن یه اصحاب حسین علیه السلام هیں جو پیاس کی شدت سے بیهوش هوجاتے هیں [9]

لیکن ان ذکر شده شواهد کے باوجود بعض تاریخی کتب میں ذکر هونے والے مختلف بیانوں سے معلوم هوتا هے که محاصره کے دوران هی امام علیه السلام کے ساتھی پانی حاصل کرنے میں کامیاب هو گئے جن میں بعض شواهد یه هیں :

الف: پانی کے محاصره کا جناب عباس علیه السلام کے ذریعه توڑا جانا ۔ بهت سے لوگوں نے روایت کی هے که امام اور ان کے اصحاب پر پانی بند کئے جانے کے بعد جب شدت پیاس کا غلبه هوا تو امام علیه السلام نے حضرت عباس علیه السلام کو کچھ لوگوں کے ساتھ پانی لینے کے لئے بھیجا ، آپ کچھ لوگوں کو لیکر گھاٹ پر پهونچے اور وهاں عمرو بن حجاج کے لشکر سے لڑائی هوئی اس حمله کے نتیجه میں اکثر منابع (عموماً اهل سنت) یه کهتے هیں که آپ کامیابی کے ساتھ بھری هوئی مشکوں کے همراه خیمه میں واپس پلٹے [10] لیکن انساب الاشراف میں اس تذکره کے بعد یوں بیان هوا هے : یه کها جاتا هے که عمر سعد کے لشکر کی جانب سے پانی پهونچنے کو روکنے کی جو کوشش هوئی اس کشمکش کے نتیجه میں امام علیه السلام کی قیام گاه تک زیاده پانی نه پهونچ سکا[11]

"مثیر الاحزان" میں بھی امام علیه السلام کی جانب سے پانی لانے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجنے کی خبر کے تذکره کے بعد صرف عمرو بن حجاج کی مزاحمت کا ذکر ملتا هے اور امام تک پانی پهونچنے کی خبر نهیں ملتی [12]

ب : بعض لوگوں نے نقل کیا هے که بندش آب کے بعد امام علیه السلام پشت خیمه کی طرف گئے اور اور چند جگھوں پر امام نے کھدائی کی اور وهاں چشمے جاری هوئے جس سے تمام اصحاب سیراب هوئے اور انهوں نے اپنی مشکوں کو پانی سے بھرا لیکن جب عمر سعد کو اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے حکم دیا که پانی حاصل کرنے سے انهیں روکا جائے [13]

ج: وه روایات جو جنگ سے پهلے امام علیه السلام کے غسل اور آپکی نظافت کو بیان کرتی هیں ، شیخ صدوق نے

امام صادق علیه السلام سے نقل کیا ھے که : ”امام حسین علیه السلام نے (ظاھر عاشور کے دن صبح میں) اپنے اصحاب سے فرمایا : ”پانی پی لو یه تمھارے لئے پانی کا آخری ذخیره ھے ، وضواور غسل کر لو اپنے لباس دھو لو که یھی لباس تمھارے کفن ھوں گے اس کے بعد نماز صبح ادا کی “ [14]

تاریخ میں موجود ان دلائل کی روشنی میں جن کا خلاصه ھم نے بیان کیا حسب ذیل چند نتائج حاصل ھوتے ھیں :

1۔ یه بات مسلم ھے که عمر سعد کا لشکر امام علیه السلام کی شھادت سے تین دن قبل سے ھی اس کوشش میں تھا که امام علیه السلام اور آپ کے ساتھیوں تک پانی نه پھونچ پائے اور یه امر اس بات کا بیان گر ھے که امام کے اصحاب علیه السلام کو پانی کی شدید قلّت تھی اسی لئے آپ پھرے اور محاصره کے ایام میں بھی پانی کی ضرورت کے تحت لڑنے پر مجبور تھے ۔

2۔ ھر مسلمان اور مورخ اس بات پر یقین رکھتاھے که نواسه رسول جنت کے جوانوں کے سردار امام حسین علیه السلام پیاسے شھید ھوئے اور آپکے سنگ دل دشمنوں نے آخر وقت تک امام کو پانی نصیب نه ھونے دیا ،

3۔ کتب تاریخ میں ذکرھونے والے دوسرے اقوال کے سلسله میں قطعی طور پر کوئی نظر نھیں دی جا سکتی ، اس لئے که نه ان کی شھرت اور کثرت تواتر کی حد تک ھے ، نه ھی سند که اعتبار سے یه نقل ھونے والے مطالب قابل اعتماد ھیں پس ان سب کو گمان اور احتمال کی نظر سے دیکھنا ھوگا لھذا نه تو امام علیه السلام اور آپ کے اصحاب کی دو یاتین دن کی پیاس کے سلسله میں یقین سے کھا جا سکتا ھے اور نه پانی کی کثرت کو مانا جا سکتا ھے ۔

4۔ اگر رویات کی سند میں پائی جانے والی مشکل کو نظر انداز کر دیں اور تمام تاریخ میں نقل ھونے والے اقوال کو ایک ساتھ جمع کر کے انکا ایک مفھوم اخذ کر نا چاھیں تو چند نکتوں کی طرف توجه ضروری ھے :

الف: 1- امام علیه السلام اورآپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شھادت کا یقین تھا اور سب نے خود کو شھادت کے لئے تیار کر رکھا تھا ، ظاھری قرائن اور شواھد بھی کچھ اس طرح تھے که جنکی روشنی میں اول تو جنگ کا نتیجه صر ف یھی تھا که امام اور آپ کے با وفا ساتھی جام شھادت نوش کریں ۔ 2- ظاھری طور پر جنگ کو بھت طولانی نھیں ھونا چاھیے تھا اس لئے که امام علیه السلام کے ساتھیوں کی تعداد دشمن کے مقابله میں بھت کم تھی اور ھزاروں کے لشکر کااتنی مختصر تعداد کو شھید کرنا بھت زیاده وقت کاطالب نھیں تھا۔ جیسا که تاریخ بھی یه بتاتی ھے که تقریبا 50 لوگ یعنی امام علیه السلام کے ساتھیوں میں آدھے سے زیاده صبح عاشور حمله اولٰی میں ھی شھادت کے درجه پر فائز ھو گئے [15] لھذا ان تمام باتوں کو ذھن میں رکھتے ھوئے یه کھا جا سکتا ھے که امام علیه السلام نے یه چاھا که یه شھادت ظاھریاور باطنی دونوں صورتوں میں اپنے حسین انداز میں محقق ھو اس کے جزئی سے جزئی حصه میں بھی تقدس اور پاکیزگی کی رنگ آمیزی ھو ۔ جیسا که ھم جانتے ھیں غسل نه صرف ظاھری طور پر طھارت اور پاکیزگی کا باعث ھے بلکه باطنی اور معنوی طھارت کی فضا کو بھی فراھم کرتا ھے اور یه بات بھی توجه کے لائق ھے که (ھماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دھی میں بھت زیاده پانی صرف نھیں ھوتا ھے بلکه بھت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ھے

ب : توجه رهے که بندش آب کو لیکر ایک طرف تو دشمن کی سختی اور اسکا محاصره کی تنگی[16]، دوسری طرف گرمی کی شدت وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رهی تھی جس کا نتیجه یه تھا که جتنا جتنا وقت گزر رها تھا امام علیه السلام اور ان کے اصحاب کے لئے پانی کا حصول اتنا هی مشکل هوتا جا رها تها اور جو لوگ دیر میں شهید هوئے وه زیاده پیاسے تھے پس یه کها جا سکتا هے امام علیه السلام نے جب غسل کیا هے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ هوئے هیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراهمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافه هوا هوگاتو ظهر کے بعد امام علیه السلام کے قافله کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا هوگا ۔

ج۔ یه احتمال بھی دیا جا سکتا هے که وه پانی جس سے امام علیه السلام نے غسل کیا وه پانی پینے کے قابل نه هوگا ۔

بهر صور ت بیان شده نکات کو مد نظر رکھتے هوئے کها جا سکتا هے که کسی حد تک روایات کے درمیان موجود تضاد بر طرف هو گیا هے ۔

-----

[1] ر.ک: تاریخ الطبری، ج 5، ص 409؛ البدایة و النهایة، ج 8، ص 175؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ روضة الواعظین، ج 1، ص 182؛ الارشاد، ج 2، ص 86 ؛ و با همین مضمون: کشف الغمة، ج 2، ص 47؛ اعلام الوری، ص 235؛ الامامة و السیاسة، ج 2، ص 11.

[2] اللهوف، ص 117؛ بحار الانوار، ج 45، ص 56.

[3] البدء و التاریخ، ج 6، ص 11؛ الاخبار الطوال، ص 258.

[4] بحار الانوار، ج 44، ص 245.

[5] کامل الزیارات، ص 131؛ وسائل الشیعة، ج 3، ص 282 و ج 25، ص 278؛ مستدرک الوسائل، ج 10، ص 237 و 239.

[6] کامل الزیارات،صص 151 و 168 و 131.

[7] بحار الانوار، ج 45، ص 43؛ الفتوح، ج 5، ص 115.

[8] بحارالانوار، ج 45، ص41.

[9] بحار الانوار، ج 45، ص 10، الارشاد، ج 2، ص 100؛ اعلام الوری، ص 242؛ تاریخ الطبری، ج 5، ص 428؛ الکامل، ج 4، ص 65

[10] تاریخ الطبری، ج 5، ص 412؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ الفتوح، ج 5، ص 6؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ بحار، ج 44، ص 387، و با این مضمون الامامة و السیاسة، ج 2، ص 11.

[11] انساب الاشراف، ج 3، ص 181

[12] مثير الاحزان، ص 71.

[13] بحار الانوار، ج 44، ص 387؛ الفتوح، ج 5، ص 91.

[14] الامالى، الصدوق، ص 150.

[15] بحار الانوار، ج45، ص12.

[16] بحارالانوار،ج 44، ص388 ـ